رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الہام ... غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ...

جلد ۲۵	۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مُطابق ۶ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کے گلے میں بہت درد ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ::

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے ::

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالٰی کی طبیعت علیل رہتی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالٰی انہیں کامل صحت عطا فرمائے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلفائے راشدین پر روافض و خوارج کے اعتراضات

"روافض نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی عفت اور امانت اور دیانت اور عدالت پر انواع و اقسام کے عیب لگائے ہیں ۔ اور ان کے نام منافق ۔ غاصب ۔ ظالم رکھتے ہیں ۔ اور ایسا ہی خوارج حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فاسق قرار دیتے ہیں ۔ اور بہت سے امور خلاف تقوٰی ان کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ بلکہ حلیہ ایمان سے بھی ان کو عاری سمجھتے ہیں ۔ تو اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ جب کہ صدیق کے لئے تقوٰی اور امانت اور دیانت شرط ہے تو یہ تمام بزرگ اور اعلٰے طبقہ کے انسان جو رسول اور نبی اور ولی ہیں ۔ کیوں خدا تعالٰی نے ان کے حالات کو عوام کی نظر میں مشتبہ کر دیا ۔ اور وہ ان کے افعال اور اقوال کو سمجھنے سے اس قدر قاصر رہے ۔ کہ ان کو دائرہ تقوٰی اور امانت اور دیانت سے خارج سمجھا ۔ اور ایسا خیال کر لیا ۔ کہ گویا وہ لوگ ظلم کرنے والے اور مال حرام کھانے والے اور خون ناحق کرنے والے ۔ اور دروغگو اور عہد شکن اور نفس پرست اور جرائم پیشہ تھے ۔ حالانکہ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں ۔ کہ نہ رسول ہونے کا دعوٰے کرتے ہیں ۔ اور نہ نبی ہونے کا ۔ اور نہ اپنے تئیں ولی اور امام اور خلیفۃ المسلمین کہلاتے ہیں ۔ لیکن با ایں ہمہ کوئی اعتراض ان کے چال چلن اور زندگی پر نہیں ہوتا ۔ تو اس سوال کا جواب یہ ہے ۔ کہ خدا تعالٰی نے ایسا کیا ۔ کہ تا اپنے خاص مقبولوں اور محبوبوں کو بدبخت شتاب کاروں سے جن کی عادت بدگمانی ہے مخفی رکھے ۔ جیسا کہ خود وجود اس کا اس قسم کی بدظنی کرنے والوں سے مخفی ہے ۔ بہتیرے دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں ۔ کہ خدا تعالٰی کو گالیاں دیتے ہیں ۔ اور اس کو ظالم اور ناقدرشناس سمجھتے ہیں ۔ یا اس کے وجود سے ہی منکر ہیں ۔ وہ قصہ جو قرآن شریف میں حضرت آدم صفی اللہ کی نسبت مذکور ہے ۔ جو فرشتوں نے ان پر اعتراض کیا ۔ اور جناب الٰہی میں عرض کیا ۔ کہ کیوں تو ایسے مفسد اور خونریز کو پیدا کرتا ہے یہ قصہ اپنے اندر یہ پیشگوئی مخفی رکھتا ہے ۔ کہ اہل کمال کی ہمیشہ نکتہ چینی ہوا کرے گی ۔"

(ماخوذ از ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۲۸۔ بعض آیاتِ قرآنی کی تطبیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جب تک زندہ اور تندرست تھے۔ مسجد مبارک میں وہی امامتِ نماز کراتے تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ اور قرآن شریف بہت بلند آواز سے اور خوش الحانی سے پڑھتے تھے اور قادیان میں ان کی جائے رہائش بھی مسجد مبارک کی چھت کے ملحق کے کمرے میں تھی۔ جو مسجد مبارک کے شمال غربی کونے کے متصل کمرہ اب تک ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات بھی اسی کمرہ میں ہوئی تھی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیعت کے بعد اکثر قادیان آتے رہتے۔ اور غالباً ۱۸۹۵ء میں یا اس کے قریب انہوں نے مستقل طور پر قادیان میں رہائش کر لی تھی۔ پہلے تو وہ نیچری تھے مگر رفتہ رفتہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں ایک عاشقانہ صوفیانہ رنگ پکڑ لیا تھا۔ ایک دفعہ جمعہ کے خطبہ میں انہوں نے چند آیات ایسی پڑھیں۔ جو بظاہر حضرت رسول کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بالمقابل مشرکین مکہ کے متعلق بطور پیشگوئی کے تھیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کامیاب ہوں گے۔ اور آپ کے مخالف ناکام ہوں گے۔ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم اس وقت نئے نئے ہندوستان سے آئے تھے۔ انہوں نے اسکو ناپسند کیا۔ اور خطبہ کے بعد اپنے قیام گاہ میں کسی سے ذکر کیا۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے مبالغہ کیا۔ ایسا نہیں چاہیئے تھا۔ جب یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچی۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ جس وقت مولوی عبدالکریم صاحب وہ آیات پڑھ رہے تھے۔ اس وقت میرا جی چاہتا تھا۔ کہ میں کھڑا ہو کر کہوں۔ کہ یہ آیات میرے متعلق ہیں۔ انہوں نے تو تشریح بعد میں کی۔ جو میری رائے کے مطابق ہے۔ یہ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کی ابتدائی حالت تھی۔ بعد میں وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں قرآن شریف کی ہر ایک آیت سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کر سکتا ہوں ÷ مفتی محمد صادق۔ قادیان

اخبار "احسان" کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار "احسان" مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء میں بعنوان "ایک کٹر مرزائی کا قبولِ اسلام" شائع ہوا ہے۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس کی پُر زور تردید کرتا ہوں۔ کہ یہ بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔ میں بفضلہ تعالےٰ ایک بہت پرانے احمدی خاندان سے ہوں۔ اور پیدائشی احمدیت سے وابستہ ہوں۔ انشاء اللہ تا زیست اپنے تن من دھن سے احمدیت کا خدمت گزار ہوں۔ یہ ایک حاسد دشمن کی یاوہ گوئی ہے۔ میرا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء پر کامل ایمان ہے۔ جس سے دنیا کی کوئی طاقت جدا نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالےٰ حق پر ہمارا مرنا جینا کرے۔

خاکسار، قاضی محمد شریف احمدی محلہ صوفیاں لدھیانہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے ÷

۹۰۷	مہر الدین صاحب ضلع ہوشیارپور	۹۲۲	Sajid Mohd Bin Hissar Java.
۹۰۸	غوث محمد صاحب " امرتسر	۹۲۳	Kasidi "
۹۰۹	ابراہیم خانصاحب بہار	۹۲۴	Raenan "
۹۱۰	گوربچن سنگھ حال عبد الرحمٰن صاحب } ضلع جالندھر	۹۲۵	Pan Bak Soey. "
۹۱۱	سردار بیگم صاحبہ " گجرات	۹۲۶	Siti Roesjda "
۹۱۲	بلقیس بیگم صاحبہ " "	۹۲۷	Hindoen "
۹۱۳	ریاض حسین صاحب " "	۹۲۸	Awaloeddin "
۹۱۴	امام الدین صاحب ضلع شیخوپورہ	۹۲۹	Ilah. "
۹۱۵	عزیز الرحمٰن صاحب " "	۹۳۰	Saidi "
۹۱۶	عبد الرحمٰن صاحب " "	۹۳۱	Adjid "
۹۱۷	عزیزہ بیگم صاحبہ " "	۹۳۲	Moerdi "
۹۱۸	Jakub Boguszewicz. Poland.	۹۳۳	Salim
۹۱۹	Aminia Boguszewicz Poland.	۹۳۴	Major Fakhar-Rzha Zaidee London.
۹۲۰	Azemet Bzabaqi Poland	۹۳۵	Syed Sardar Sb London.
۹۲۱	Soekarsih Java.	۹۳۶	حاجی نوادی صاحب سماٹرا

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ میں

۳۰ جولائی جناب نیر صاحب نے نماز جمعہ کے بعد چند غیر احمدی دوستوں کو جن کی تعداد بیس کے قریب تھی۔ اور بہت سے احمدی احباب کو مخاطب کرکے ایک پر معارف تقریر کی۔ ۳۱ جولائی ۳۷ء کو مسجد احمدیہ یاڑی پورہ میں میجک لینٹرن سے تقریر کی جماعت نے تین چار گاؤں کے لوگوں کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دعوت دی تھی۔ قریباً تین سو آدمی جلسہ میں شامل ہوئے۔ سب لوگ اچھا اثر لے کر گئے ÷

خاکسار غلام محمد از یاڑی پورہ

قابلِ توجہ سکرٹریان وصایا

فارم مجوزہ سالانہ رپورٹ بابت تقوےٰ و طہارت موصیان آپ کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ اس کو غور سے پڑھ کر موصیوں کے تقوےٰ طہارت کی رپورٹ ۳۶-۳۷ء کی جلد از جلد دفتر مقبرہ بہشتی میں ارسال فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کوئی جماعت ایسی ہو۔ جسکو فارم نہ ملا ہو۔ تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ تاکہ اور فارم بھیجا جائے

سکرٹری مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

غیر مبایعین کی طرف سے اسلام کے مسلّمہ بزرگوں کی ہتک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین نے اگرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف بدزبانی۔ اور بدگوئی میں پہلے بھی کبھی کمی نہیں کی۔ لیکن ان دنوں جبکہ چند منافقین نے فتنہ اٹھایا ہے۔ "پیغام صلح" کے صفحات خصوصیت کے ساتھ انتہائی سب وشتم اور نہایت ہی دل آزار۔ تکلیف دہ۔ اور ناپاک الزامات سے پر کئے جا رہے ہیں۔ اور "حضرت امیر" سے لے کر ہر وہ غیر مبایع جو اپنی خرافات "پیغام صلح" میں درج کرا سکتا ہے۔ اسی شغل میں مشغول نظر آتا ہے:۔

اس وقت ہم "پیغام صلح" کی بدزبانی بطور نمونہ پیش کر کے بھی احباب جماعت کے قلوب کے لئے سامانِ جراحت پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ البتہ یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اس طرح بے تحاشا غلاظت اور گند میں پڑنے کا نتیجہ یقیناً یہ رونما ہو گا۔ کہ ایک طرف تو ان لوگوں سے شرم وحیا بالکل اٹھ جائے گی۔ ان کے گھر بار کے حالات ناگفتہ بہ ہو جائیں گے۔ اور دوسری طرف کسی بزرگ کی ان کی نگاہ میں کوئی قدر ومنزلت نہ رہے گی۔ اور اپنی بدگوئی کی رَو میں سابقہ بزرگوں کی تحقیر وتذلیل کرنا بھی ان کے لئے عام بات ہو جائے گی۔ اس کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ لدھیانہ سے ایک صاحب نے ایک غیر مبایع کی جو گفتگو لکھ کر بھیجی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ تمام مسلمانوں کے تسلیم شدہ بزرگوں کی بھی نہایت بے باکی سے ہتک کرنا معمول بات سمجھتے ہیں۔ اور ان کی نگاہ میں کسی بڑے سے بڑے بزرگ کی کوئی قدر ووقعت نہیں ہے:۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ ایک غیر مبایع مجھ سے خاص طور پر ملا۔ اور مصری وملتانی کے فتنہ کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے۔ اس پر اسے کہا گیا۔ کہ آؤ فیصلہ کا معیار مقرر کر کے دیکھیں۔ کہ جو الزام تراشیاں تم لوگ کر رہے ہو۔ وہ درست ہو سکتی ہیں۔ یا جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ اور جو یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پاک باز اور خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ یہ درست ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہیں۔ اور آپ کی بہت سی مبشر پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے اور آپ کے ذریعہ پوری ہوئیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ برحق ہیں:۔

اس کے جواب میں اس نے یہ کہا۔ کہ تم بے غیرت ہو۔ امام حسن کے متعلق کیا کہو گے۔ ان کے بارے میں بھی پیشگوئیاں تھیں۔ مگر وہ روز شادیاں کرتے۔ اور طلاق دے دیتے۔ کیا یہ غلط ہے:۔

اس سے مطلب یہ تھا۔ کہ جس طرح حضرت امام حسنؓ باوجود اس کے کہ ان کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں تھیں۔ روز شادیاں کرنے اور طلاق دینے کے ناجائز اور ناروا فعل کے مرتکب ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں ہونے کے باوجود کسی ناروا فعل کا ارتکاب کر سکتے ہیں:۔

یہ کہنے کو تو کہہ دیا گیا۔ مگر ساتھ ہی اپنی نہایت گندی فطرت اور ناپاک دل کا ثبوت بھی دے دیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے پیارے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر اعتراض کرنے کے لئے نہ صرف حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نشانۂ اعتراض بنا لیا۔ بلکہ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کو بھی نعوذ باللہ ناچیز اور فضول ٹھہرا دیا:۔

پھر جب اسے یہ کہا گیا۔ کہ یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے زیادہ شادیاں کیں۔ مگر یہ منافیٔ امامت نہیں۔ وہ نواسۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کی تطہیر فرمائی ہے۔ تو پہلے سے بھی زیادہ شوخی اور شرارت سے کام لیتے ہوئے کہا۔ میں تو یہی کہوں گا۔ کہ امام حسن (نعوذ باللہ) نفس پرست تھے۔ خود حضرت علیؓ نے رسول کی بیٹی کا گلا گھونٹ دیا اور اس طرح رسول کو دکھ دیا۔ چھ ماہ تک حضرت فاطمہ کی موت چھپائے رکھی:۔

جب یہاں تک نوبت پہونچ گئی۔ تو اس سے گفتگو بند کر دی گئی۔ یہ حالت اسی شخص کی نہیں بلکہ غیر مبایعین میں کئی اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں اور یہ نتیجہ ہے اس گندگی اور غلاظت میں پڑنے کا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان۔ اور خاص کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف یہ لوگ دن رات اچھالتے رہتے ہیں۔ کہ پہلے بزرگوں کی بھی ہتک کرنے۔ اور ان کو گالیاں دینے لگ گئے ہیں:۔

اس وقت تو یہ کہا جاتا ہے اور بالکل درست کہا جاتا ہے۔ کہ ہر مذہب وملت کے تسلیم شدہ بزرگوں کی ہر شخص کو عزت وتوقیر کرنی چاہیئے۔ اور کسی مذہب کے بزرگوں کی شان میں کوئی معیوب کلمہ نہیں کہنا چاہیئے۔ لیکن غضب ہے۔ کہ غیر مبایعین ایسے مسلمان کہلانے والے مسلمانوں کے مسلمہ بزرگوں کی ہتک کرتے ہوئے اور ان کی طرف شرمناک افعال منسوب کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے بزرگوں کی ہتک کرتے ہوئے بھی نہیں ڈرتے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کا قدم کدھر اٹھ رہا ہے۔ اور حق وصداقت سے کس قدر دور ہوتے جا رہے ہیں:۔

غیر مبایعین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آج تک کسی قوم نے دوسروں کے خلاف گندے الزام لگا کر اور جھوٹے بہتان باندھ کر کبھی فلاح حاصل نہیں کی۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے۔ کہ ہر عیب جو ایسے لوگوں نے خدا کے برگزیدہ اور پاکباز بندوں کی طرف منسوب کیا۔ وہ الٹ کر انہی پر پڑا۔ اور ان کے لئے حقیقت بن گیا۔ اب بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ کاش غیر مبایعین اب بھی اس آگ سے کھیلنا چھوڑ دیں۔ جو انہی کو بھسم کر دیگی اور نہ صرف اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ بلکہ اس دنیا میں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری — اور — ملتانی

"یہ دو گھڑی مر گئے" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الہٰی سلسلے اور منافقین

اللہ تعالےٰ کے پاک کلام قرآن مجید سے جو بنی نوع انسان کے لئے آخری اور مکمل ہدائت نامہ ہے۔ یہ امر پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ ثابت ہے۔ کہ ہر الہٰی سلسلہ میں جہاں وہ سعید الفطرت اصحاب داخل ہوتے ہیں۔ جو اپنے اخلاص اپنی محبت اپنی قربانیوں اپنی جان نثاریوں اور اپنی محیر العقول فدا کاریوں کے لحاظ سے دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ وہاں بعض ایسے بدبخت اور ننگ قوم افراد بھی اسمیں شامل ہو جاتے ہیں۔ جو نفاق کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جو بظاہر جماعت مومنین سے تعلقات رکھتے۔ اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ مگر در پردہ فتنہ انگیزی میں مشغول رہتے۔ اور اپنی ناپاک ریشہ دوانیوں سے جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنے اور اس کے اجزا کو منتشر کرنے کے منصوبے سوچتے رہتے ہیں۔ ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور منافق اپنے نفاق میں ترقی کرتے جاتے ہیں مگر آخر ان کی ڈھیل کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور آسمان سے خدا تعالےٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا۔ اور ان کے خرمن امن وسکون کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ تب وہی منافق جو تعجبک احسامھم کے مطابق لوگوں کی نگاہ میں معزز سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے ذلیل ایسے رسوا اور ایسے بے حیثیت ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی باغیرت شخص انہیں مونہہ لگانا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ ان سے ایسی ہی کراہت کرتا ہے۔ جیسے ایک سڑے گلے مردار سے نفرت کیجاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لاتعلمھم نحن نعلمھم (توبہ ع ۱۳) کہ تمہارے ارد گرد جو جماعتیں ہیں۔ ان میں بعض منافق پائے جاتے ہیں۔ بلکہ خود مدینہ میں ایسے منافق موجود ہیں۔ جو اپنی منافقت پر بشرت قائم ہیں۔ اور گو تمہاری نگاہ سے وہ مخفی ہیں مگر اللہ تعالےٰ کی نگاہ سے مخفی نہیں وہ انہیں خوب جانتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی ان منافقانہ حرکات سے باز نہ آئے۔ تو خدا ان کے تمام پول کھول کر رکھ دے گا۔

پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرضٌ والمرجفون فی المدینۃ لنغرینّک بھم ثم لا یجاورونک فیھا الا قلیلا (احزاب ع ۸) کہ اگر منافق اور وہ لوگ جو گو منافق نہیں۔ مگر منافقوں کو اپنے دل کی بیماری کی وجہ سے اچھا سمجھتے اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں یا وہ جو جھوٹی اور بے بنیاد خبریں اڑا دیا کرتے ہیں۔ اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو ہم تجھے ان کے خلاف کھڑا کر دینگے اور پھر وہ مرکز روحانیت میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکیں گے۔ بلکہ انہیں اس جگہ سے نکلنا پڑے گا۔

قرآن کریم کی یہ آیات جہاں اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں۔ کہ مرکز سلسلہ اور بیرونی جماعتوں میں ہمیشہ منافقین کا کوئی نہ کوئی حصہ موجود رہتا ہے۔ وہاں ان سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ منافقوں کا انجام نہائت تلخ اور عبرتناک ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ ایک وقت تک انہیں مہلت دیتا۔ اور یہ دیکھتا ہے کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آتے ہیں یا نہیں۔ لیکن جب وہ دیکھے کہ اب ان کی گندگی ان کے سارے جسم میں سرائت کر چکی ہے۔ تو وہ اپنی پاک جماعت کو ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں منافقین کی اندرونی سرشت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ اور مومن ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر روحانی طور پر انہیں یہ سزا دی جاتی ہے۔ کہ ان کا مرکز سلسلہ سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے گویا جس طرح وہ مرکز وحدت یعنے نبی یا خلیفہ کے وجود سے منقطع ہوتے ہیں اسی طرح خدا تعالےٰ انہیں کچھ عرصہ کے بعد مرکز سلسلہ سے بھی منقطع کر دیتا ہے

جماعت احمدیہ اور منافقین

جب یہ سنت اللہ ہے۔ اور اس کے نظائر وامثال بھی امم سالقہ میں موجود ہیں۔ تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ جماعت احمدیہ جو خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اس قسم کے فتنہ پردازوں اور منافقین کے وجود سے خالی ہوتی۔ سب سے بڑی اور سب سے مقدس جماعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ جماعت تھی۔ مگر جب اس میں بھی ایسے بدبخت لوگ ہوئے جنہوں نے حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو شہید کر دیا۔ اور اپنی ریشہ دوانیوں سے عالم اسلامی میں بہت بڑا تفرقہ اور انشقاق پیدا کر دیا۔ تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ جماعت احمدیہ میں جو مثیل ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی۔ فتنہ پرداز اور منافق نہ ہوتے۔

پس منافقین کا وجود کسی الہٰی سلسلہ کی تکذیب کی علامت نہیں۔ بلکہ اسکی سچائی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس طرح خدا تعالےٰ بیرونی اور اندرونی دونوں دشمنوں سے حملہ کرا کر کہتا ہے کہ جاؤ اور مل کر اس جماعت کے استیصال کے لئے کوششیں کر لو۔ مگر تم نامراد رہو گے۔ اور یہ اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت ہوگا کہ تم جھوٹے ہو۔ اور سچا وہی ہے۔ جس نے بیرونی اور اندرونی دشمنوں کی کھینچی ہوئی تلواروں میں اپنے گوہر مقصود کو حاصل کر لیا۔

خلافت سے علیحدگی کا مطالبہ

آؤ اب اس حقیقت کی روشنی میں موجودہ فتنہ پر نظر ڈالیں۔ کہ یہ فتنہ کیا اسی قسم کا فتنہ نہیں۔ جس قسم کے فتنے پہلے خلفاء کے زمانوں میں اٹھتے رہے۔ شیخ عبد الرحمٰن مصری اور فخر الدین ملتانی وہ دو شخص ہیں۔ جنہوں نے ایک لمبے عرصہ تک نفاق کا پردہ اوڑھ کر اپنے چہروں کی سیاہی چھپائے رکھی۔ لیکن آخر آفتاب محمود کی تجلیات نے ان کی سیاہی ظاہر کر کے رکھ دی اور وہ دونوں فاخرج منھا فانک رجیم کے مصداق بن گئے۔ یہ دونوں آخر کیا مقصد لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ صرف یہ کہ موجودہ خلیفہ یعنے ہمارے جان ودل سے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خلافت سے معزول کر دیں مگر کیا اسی قسم کا فتنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نہیں اٹھا۔ اور کیا باغیوں نے ان سے یہی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ کہ تم خلافت سے الگ ہو جاؤ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس وقت خلافت سے الگ نہیں ہوئے تھے۔ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس وقت مقابلہ کرنے والے باغی اور طاغی تھے۔ تو یقیناً آج کے وہ معاند جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے خلافت سے دستبرداری کا مطالبہ کر رہے ہیں باغی اور طاغی ہیں اور یقیناً وہ اس مطالبہ کے بعد اپنے آپ کو باغیوں کی صف میں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلفاء کی صف میں اپنے عمل سے شامل کر چکے ہیں۔

معاندین ناکام رہیں گے

شائد اس مناسبت سے انہیں خیال پیدا ہو کہ جس طرح پہلے مفسد اور باغی خلفاء کو تکالیف پہونچانے میں کامیاب ہو گئے۔

201
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح وُہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ سو انہیں کان کھول کر سُن لینا چاہیئے۔ کہ ان کی یہ امید بالکل موہوم ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں:-

"اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا۔ اُسے دُشمنوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر اب مسیح اس لئے آیا۔ کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اُتارے۔ اسی طرح پہلے جو آدم آیا۔ وُہ جنت سے نکلا تھا۔ مگر اب جو آدم آیا وُہ اس لئے آیا۔ کہ لوگوں کو جنت میں داخل کرے۔ اسی طرح پہلے یوسف کو قید میں ڈالا گیا تھا۔ مگر دوسرا یوسف قید سے نکالنے کے لئے آیا ہے۔ پہلے خلفاء میں سے بعض جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کو دکھ دیا گیا۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اس کا بھی ازالہ کریگا اور ان کے خلفاء کے دُشمن ناکام رہیں گے۔ کیونکہ یہ وقت بدلہ لینے کا ہے۔ اور خدا چاہتا ہے۔ کہ اس کے پہلے بندے جن کو نقصان پہونچایا گیا۔ اُن کے بدلے لئے جائیں۔"

(عرفانِ الٰہی ص۹۳ وص۹۴)

پس انہیں یہ امید اپنے دل سے نکال دینی چاہیئے۔ کہ وُہ خلافت کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب خُدا دُشمنوں کو ناکام و نامراد رکھے گا۔ اور ان کا عبرت ناک انجام کرے گا۔

غرض موجودہ فتنہ خواہ کتنا بڑا ہو انجام کے لحاظ سے ہمارے لئے ہرگز مضر نہیں۔ بلکہ یقیناً اس سے احمدیت کی ترقی ہوگی۔ یقیناً اس سے جماعت کے اخلاص میں اضافہ ہوگا اور اور یقیناً جماعت کا قدم پہلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ منازلِ ارتقاء کو طے کرے گا۔ یہ وُہ نوشتۂ تقدیر ہے۔ جسے کوئی انسان محو کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور یہی وُہ امرِ مقدر ہے۔ جس کی ہمارے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الفاظ میں آج سے تیس سال قبل خبر دی گئی تھی۔ کہ

"یہ دو گھر ہی مر گئے"

(تذکرہ صفحہ ۶۶۳)

ان دو گھروں کا اشارہ مصری و ملتانی کے گھروں کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت یہی ایسے دو گھر نکلے۔ جنہوں نے بحیثیت گھر اس فتنہ میں شمولیت اختیار کی۔ یعنی ان گھروں کے تمام افراد نے خلافت سے علیحدگی اختیار کرکے شرارت شروع کی۔

پس یہ دو گھر تھے۔ جو جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ مگر افسوس ان دونوں پر روحانی موت وارد ہوگئی۔ اور وُہ خلیفۂ وقت کی بیعت سے الگ ہو کر اُس شاخ کی طرح ہو گئے۔ جو درخت سے کٹ کر سوکھ جاتی۔ اور جلانے کے کام آتی ہے۔

رُوحانی موت

قرآن کریم نے بھی روحانی حیات کے فقدان پر موت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اومن کان میتاً فاحیینٰہ وجعلنا لہٗ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمٰت لیس بخارج منھا (انعام ع)

یعنی غور تو کرو۔ ایک شخص جو پہلے مُردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور اس کو ایک نور عطا فرمایا۔ کیا وُہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے۔ جو اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔

یہاں میت کا لفظ روحانی مردہ یعنی ایسے انسان پر بولا گیا ہے۔ جو کفر اور شرک اور بد اعمالی کے لحاظ سے مُردہ ہو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے:-

انک لا تسمع الموتٰی و لا تسمع الصم الدعاء اذا ولّوا مدبرین (نمل) کہ اے نبی تو ان لوگوں سے اپنی باتیں نہیں منوا سکتا۔ جو رُوحانی لحاظ سے بالکل مر چکے ہیں۔ اور نہ اُن لوگوں کو جو بہرے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کو سُننے کے لئے بھی تیار نہیں۔

غرض مُردہ قرآنی اصطلاح میں بعض دفعہ روحانی مردوں کو بھی کہا جاتا ہے اسی لئے مومنوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ (انفال) کہ اے مومنو۔ خدا اور اس کے رسول کی بات سُنو۔ جب وُہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے اپنی طرف بلائے پس حقیقی مُردہ وُہ ہے۔ جو روحانیت کے لحاظ سے مر گیا۔ جس کی رُوح ابدی ہلاکت کے گڑھے میں گری۔ اور فنا ہوگئی۔ اسی مناسبت سے الہام الٰہی میں بتایا گیا۔ کہ ایک وقت دو گھر رُوحانی لحاظ سے مر جائیں گے۔ سو نوشتۂ تقدیر مصری و ملتانی کے ذریعہ پورا ہوا۔ ہمیں اس کا افسوس ہے۔ مگر ہمارے لئے سوائے اس کے کیا چارہ ہے کہ ہم کہیں:-

انا للہ و انا الیہ راجعون

چندہ تحریک جدید سال سوم کے وعدوں کی ادائیگی کی

آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۷ء ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال سوم کی مالی قربانی کا اعلان فرماتے ہُوئے فرمایا:- (۱) خدا چاہتا ہے۔ کہ وُہ اپنی قربان گاہ پر مسیح محمدی کے بکروں کی قربانی کرے۔ (۲) قربانی ہی وُہ راہ ہے جس سے لوگ اپنے خدا تک پہونچتے ہیں۔ اور پھر فرمایا (۳) تحریک جدید کے تیسرے سال کا یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے آغاز جن مخلصین نے تحریک جدید کے تیسرے سال کی مالی قربانی کے تبلیغی جنگ میں شامل ہونے کے لئے اس عہد کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ کہ وُہ اس "تبلیغی جنگ" کو کامیاب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انکی وعدہ کردہ قربانی کو عملی رنگ میں پیش کرنے کے لئے بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اس تھوڑے وقت میں ان کو چاہیئے۔ کہ اگر (۱) ان کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وُہ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر میں سے کسی مہینہ میں ادا کردیں گے۔ لیکن آج ان کی مالی حالت کے لحاظ سے وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ دقت پر وعدہ پورا نہیں ہو سکیگا۔ تو ان کی سہولت کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ قسط وار ادا کرنا شروع کردیں۔ (۲) وہ احباب جن کا وعدہ یہ ہے۔ کہ وُہ اگست سے قسط شروع کرینگے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وُہ اس مہینہ سے اپنی قسط شروع کردیں۔ (۳) ایسے احباب جن کا وعدہ تھا۔ کہ وُہ کسی گذشتہ مہینہ میں اپنا وعدہ پورا کردینگے یکمشت یا قسط وار۔ مگر بعض پیش آمدہ حالات کے ماتحت وُہ ادا نہیں کرسکے۔ انہیں بھی اپنی بقایا قسطیں اسی مہینہ میں ادا کردینی چاہئیں۔ (۴) وُہ احباب جنہوں نے وعدے کے وقت ہی دسمبر یا جنوری یا اس کے بعد ہی ادائگی کا وعدہ کیا ہُوا ہے۔ ان سے اس وقت یہ تحریک کرنا نہایت مناسب ہے۔ کہ وُہ اگر اپنے وعدوں کو یکم دسمبر ۱۹۳۷ء سے پہلے پہلے ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائیگا۔ اور ان کو زیادہ ثواب دیگا۔ چونکہ تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے میں وقت بہت تھوڑا رہ گیا۔ اور بقایا قریب ۵۰ فیصدی ہے۔ اس لئے مخلصین جماعت کو خواہ وُہ کارکن ہوں۔ خواہ وُہ احباب ہوں جو حضور کی منشا کے مطابق وصول کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ یا وُہ احباب جو حضور کی ارشاد...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں تبلیغ اسلام

دو معزز سید آغوش احمدیت میں

لنڈن ۱۲؍ جولائی (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ نے دو سیدوں کو قبول احمدیت کی توفیق بخشی ایک ان میں سے میجر فخر رضا زیدی صاحب ہیں۔ جو جنگ عظیم کے دوران میں معزز عہدوں پر مامور رہنے کے بعد میجری کے رتبہ تک پہونچے تھے۔ آپ پہلے Colonial Army میں عراق ایران وغیرہ میں کام کرتے رہے۔ پھر لارڈ ریڈنگ کے زمانہ میں Intelligence Branch گورنمنٹ آف انڈیا میں لئے گئے۔ پنشن لینے کے بعد وہ تین سال سے اسلامی ممالک کی سیاحت کر رہے ہیں۔ حجاز۔ بحرین۔ حضرموت وغیرہ علاقے دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے اسلامی ممالک کے جو حالات سنائے ہیں۔ وہ نہایت ناگفتہ بہ ہیں۔ ان کے والد حسن رضا زیدی فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹ کمانڈر انچیف کے عہد میں کرنیل کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ ان کے پڑدادا از بیگم ہنڈواڑہ کشمیر سے ٹرینیڈاڈ گئے تھے۔ اور ان کے دادا وہاں سے سان فرانسسکو (کالیفورنیا) میں اقامت پذیر ہوئے۔ اور اب فخر رضا زیدی صاحب برازیل میں رہتے ہیں۔ وہاں ان کی بہت سی زمین ہے۔ ان کی بیوی عیسائی تھیں۔ لیکن اب مسلمان ہیں۔ اور ایم اے ہیں۔ فرماتے تھے۔ کہ ان کی برادری کے لوگ متعصب شیعہ ہیں۔ ان میں سے ان کے سوا اور کسی نے اپنی برادری سے باہر شادی نہیں کی۔ آپ اب حیفا میں دو سال تک عراق پٹرول کمپنی میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں انہیں چالیس پونڈ ماہوار تنخواہ کی پوسٹ ملتی تھی۔ لیکن آپ فسٹ گریڈ کی چاہتے ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں آپ لنڈن تشریف لائے تھے۔

حیفا میں مولوی محمد سلیم صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے ان کے متعلق خط لکھا۔ کہ وہ لنڈن آ رہے ہیں۔ چنانچہ انہیں دارالتبلیغ میں بطور مہمان ٹھہرایا گیا۔ تین چار روز تک ان سے مذہبی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ نیز اس اثنا میں انہوں نے احمدیت۔ احمد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح عمری مرتبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ تذکرۃ الشہادتین۔ تحفہ گولڑویہ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم کے بعض حصص اور ترک موالات کا مطالعہ کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے فہیم اور علم دوست ہیں۔ قرآن مجید کی صحیح تفسیر معلوم کرنے کا بھی انہیں بہت شوق ہے۔ چنانچہ بہت سی آیتوں کی مجھ سے تفسیر دریافت کی۔ آخر ۱۴؍ جولائی کو بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور ۱۸؍ جولائی کو واپس حیفا تشریف لے گئے اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور دوسروں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

دوسرے ایک نوجوان سید سردار شاہ صاحب ہیں۔ جو لنڈن میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے لئے سکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ چودہری دولت خان صاحب اور چودہری اکبر علی صاحب نے انہیں احمدیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور اتوار کے روز انہیں اپنے ساتھ لائے۔ ان سے میں نے دو گھنٹہ تک جماعت احمدیہ کی خصوصیات اور اختلافی مسائل پر گفتگو کی۔ وہ بھی بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں دوسرے نوجوانوں تک پیغام حق پہونچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرے روز میں نے انہیں خط لکھا۔ جس میں چند نصائح کیں۔ اور اپنے ہم جماعت طالب علموں کو دارالتبلیغ میں لانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:۔

"میں خدا تعالےٰ جل شانہ کے دربار عالی میں سربسجود ہوں۔ کہ اس نے اپنی قدرت سے اس بندہ کو توفیق دی۔ کہ اس کے معجزات اور کمالات کو کسی حد تک سمجھ سکوں۔ مجھے اس بات کا فخر ہے۔ کہ میں بفضل خدا اب اس جماعت کا پیرو ہوں۔ جو راہ راست پر ہے۔ میں آپ کی فاضلانہ نصائح کا از حد مشکور ہوں۔ میں اپنے ہم جماعتوں کو اگلے اتوار لانے کی اپنی انتہائی کوشش کروں گا۔"

ان کے والد سید حسین شاہ بھی کئی سالوں سے لنڈن میں مقیم ہیں۔ اصل میں پہاڑے پٹھاناں ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ یورپ میں جلد تر اسلام پھیلائے۔ آمین

خاکسار

جلال الدین شمس از لنڈن

رپورٹ صیغہ دستکاری لجنہ اماء اللہ لاہور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشار کے ماتحت امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر ہدایت (زنانہ دستکاری کا سلسلہ اگست ۱۹۳۶ء سے جاری کیا گیا۔ عاجزہ کو سکرٹری مقرر فرما کر اس کا اہتمام میرے سپرد کیا گیا۔ اس کام کے جاری کرنے سے مقصد یہ ہے۔ کہ (الف) عام طور پر مستورات میں اعلیٰ دستکاری کا مذاق پیدا کر کے انہیں اپنے اوقات کو قیمتی بنانے کی ضرورت کا احساس کرایا جائے۔ (ب) سفید پوش غیر مستطیع مستورات سے کام کرا کے ان کو کافی جرأت دی جائے۔ تاکہ ان کے گزارہ میں مدد ہو سکے۔ (ج) اس صیغہ کو سلسلہ عالیہ کی طرف سے تجارتی اصول پر جاری رکھا جائے۔ اور اس کے منافع سے سلسلہ کا فنڈ مضبوط کیا جائے:۔

سب سے پہلا مسئلہ سرمایہ کا تھا۔ اس کے متعلق یہی حکم تھا۔ کہ مستورات سے چندہ کر کے سرمایہ بنایا جائے۔ بہت کوشش سے صرف ۲۴ روپے سرمایہ جمع ہو سکا۔ میں نے اس کام کو اس طرح سے چلایا۔ کہ پہلے ازار بند۔ پلنگ پوش۔ میز پوش۔ تکیے دستی رومال وغیرہ تیار کرنے کا اہتمام کیا۔ سوت۔ ریشم اور کپڑا خود بہم پہنچا کر جماعت کی مستورات اور لڑکیوں میں ہر ایک کے مناسب حال کام تقسیم کیا۔ ہماری چیزیں سالانہ جلسہ کی نمائش قادیان میں بھیجی گئی۔ جہاں سب بک گئیں۔ چند اشیاء متفرق طور پر بھی فروخت ہوئیں۔ فروختگی سے ۵ روپے منافع ہوا۔ اور قریباً ۳ روپے کی اشیا قابل فروخت بچی رہیں۔ گویا منافع ۸ روپے کے قریب ہوا۔

اس سلسلہ کو چلانے کے لئے بہت محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ مجھے امتحان کی تیاری میں مصروفیت کی وجہ سے کافی وقت نہ مل سکا۔ اس لئے کما حقہ کام سرانجام نہ پا سکا۔ لیکن باوجود اس کے میں نے محنت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ میں اپنی بزرگ پریذیڈنٹ صاحبہ بیگم چودہری محمد اسحاق صاحب اور اپنی چچی بیگم شیخ عبدالحمید صاحب سکرٹری کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ ان کی حوصلہ افزائی امداد اور ہمدردانہ مشوروں سے کام میں بہت فائدہ ہوا۔ اور امید ہے۔ آئندہ اس سے زیادہ فائدہ ہوگا کیونکہ یہ سال ابتدائی اور وقت تنگ تھا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ اور ہمارے کاموں کو کامیابی عطا کرے۔ عاجزہ خورشید بیگم بنت میاں معراج الدین [illegible]

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

اپنے "حضرت امیر" کی تحریروں کی تکذیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اخبار پیغام صلح ۲۱ جولائی ۱۹۳۷ء میں بعنوان "خلافت محمودیہ کے متعلق دو باتیں" سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ مندرجہ الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۷ء کے خلاف مضمون شائع کرایا ہے۔ مگر معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو اپنے "حضرت امیر" مولوی محمد علی صاحب سے کوئی بدلا لینا ہے۔ اور وہ در حدیث دیگراں پر عمل کرتے ہوئے اپنا دل ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسے بھونڈے طریق سے کہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بھی گہرا اور دیرینہ بغض ہے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب نے جو امر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں کی بطالت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب اس کی تغلیط کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی جھوٹا (نعوذ باللہ) ثابت کرنے کی سعی بیہود کر رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وانا الیہ راجعون

اس کا پہلا ثبوت یہ ہے:-

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۷ء میں جو میاں محمود احمد صاحب کا خطبہ چھپا ہے اسے پڑھکر مجھے عبرت ہوئی۔ مجھے خیال آیا کہ دیکھو باپ یعنی حضرت مسیح موعود تو دنیا میں ایمان ثریا سے واپس لانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور بیٹا یعنی میاں محمود احمد صاحب ایمان کو ثریا پر واپس بھیجنے کی فکر میں ہیں"

ڈاکٹر صاحب کے ان الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جس مقصد کو لے کر آئے تھے۔ اور جو یہ تھا۔ کہ ایمان کو ثریا سے واپس لائیں۔ آپ کا صاحبزادہ یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نعوذ باللہ آپ کے مقصد اور غرض بعثت کے خلاف یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس ایمان کو ثریا پر واپس پہنچا دیں۔

اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اس ادعا کو درست فرض کر لیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب نے بہاء اللہ ایرانی کے بیٹے کے متعلق "عباس کی تعلیم" کے عنوان سے بہاء اللہ ایرانی کے دعوے کے خلاف جو دلیل پیش کی تھی۔ وہی لفظ بلفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف پڑتی ہے۔ چنانچہ لکھا تھا۔

"بہاء اللہ کی اس سے بڑھکر ناکامی اور کیا ہوگی۔ کہ اسی کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا اس کے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے۔ سچ ہے کلمۃ طیبۃ کشجرۃٍ طیبۃٍ اصلھا ثابتٌ وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔ ومثل کلمۃ خبیثۃٍ کشجرۃ خبیثۃٍ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار"

(ریویو اردو بابت ماہ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳۷)

اب اگر کوئی معترض مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ میں اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مضمون کی روشنی میں بہاء اللہ کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسم مبارک درج کرکے یوں سوال کرے کہ:-

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس سے بڑھکر ناکامی اور کیا ہوگی۔ کہ اسی کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا اس کے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے الخ"

تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور انکے "حضرت امیر" آپس میں مشورہ کرکے بتائیں۔ کہ وہ اس معترض کو کیا جواب دینگے؟ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب بہاء اللہ کے سچے نہ ہونے کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ اس کا بیٹا جو اس کا خلیفہ اور جانشین ہوا وہ اس کے مذہب کے خلاف لوگوں کو لے جا رہا ہے۔ ادھر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بیٹے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ (نعوذ باللہ) اپنے باپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقصد و مدعا کے برعکس قدم اٹھاتے ہوئے ایمان کو ثریا پر واپس بھیجنے کی فکر میں ہیں۔

تو کیا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بتائیں گے۔ کہ بہاء اللہ کے خلاف ان کے حضرت امیر نے جو دلیل پیش کی تھی۔ وہ درست تھی۔ یا غلط۔ اگر درست تھی۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق بعینہٖ اسی قسم کا ادعا کیوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے خلاف نہیں پڑتا۔ ہاں اگر مولوی محمد علی صاحب نے اس وقت جو کچھ لکھا۔ وہ سراسر غلط تھا۔ تو اس کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ مولوی محمد علی صاحب بذات خود اس الجھن کو دور فرما دیں۔

خاکسار

سید احمد علی مولوی فاضل قادیان

کوٹ فتح خاں کی ندی کے متعلق فیصلہ

سکھوں کو کسی وقت ندی پر جانے کی اجازت نہیں

کیمل پور ۳ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کوٹ فتح خاں کے سردار اور وہاں کے سکھوں کے نمائندوں کے دلائل سنکر اس کے متعلق زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم صادر کر دیا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ کیا۔ کہ کوٹ فتح خاں کے سکھ یا سکھ زائرین کو کوئی حق حاصل نہیں کہ دن یا رات کے کسی حصہ میں دولت نالہ سے جو پنڈی گھیپ روڈ کے مشرق میں واقع ہے پانی لے جائیں یا کسی اور مقصد کیلئے استعمال کریں۔

لاہور ۳ اگست مقامی اکالی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ کوٹ بھائی تھان سنگھ میں صورت حالات نہایت خطرناک ہو رہی ہے۔ پنڈی گھیپ روڈ کی مشرقی جانب دولت نالے پر جانے سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سکھوں کو حکماً روکدیا ہے اس فیصلہ کے متعلق کوٹ کے سکھوں نے بذریعہ تار شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو مطلع کیا ہے۔ سکھوں کا بیان ہے کہ اس فیصلہ کے مطابق سکھوں کو پینے کیلئے پانی نہ مل سکے گا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر ماسٹر تارا سنگھ نے وزیر اعظم اور سر سندر سنگھ مجیٹھیہ کو بذریعہ تار اس فیصلے سے مطلع کیا ہے اور ان سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔

دریں اثنا یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انتہا پسند سکھوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بستر علالت سے بیان کردہ اپنی سرگذشت

دوستوں کو بذریعہ اخبار الفضل معلوم ہوگا۔ کہ مجھے بعارضہ فالج بستر پر پڑے اب ساتواں مہینہ جا رہا ہے کوئی نمایاں فرق معلوم نہیں ہوتا نہیں معلوم اس بیماری میں کب موت آ جائے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرنے کے وجوہات دوستوں کو سنا دوں۔ شاید کوئی سعید الفطرت فائدہ اٹھائے۔

میں لکھو کے ضلع فیروزپور میں حافظ محمد صاحب مصنف تفسیر محمدی کے درس میں پڑھتا تھا۔ حافظ صاحب کے بیٹے عبدالرحمٰن صاحب کو میں روزانہ دیکھتا کہ وہ ایک کتاب پڑھتے ہیں میں نے پوچھا۔ مولوی صاحب یہ کونسی کتاب ہے۔ جس کو آپ بڑے غور سے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ ایک مجدد کی کتاب ہے اور اس کا نام براہین احمدیہ ہے۔ میں نے پوچھا مجدد کون ہوتا ہے۔ انہوں نے مشکوٰۃ شریف کا باب العلم نکال کر ان اللہ یبعث والی حدیث دکھائی۔ میں نے پوچھا کہ وہ مجدد کہاں ہے۔ جواب میں فرمایا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں ہے۔ جس میں وہ مجدد پیدا ہوا ہے۔ میں نے سنتے ہی قادیان جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ حقیقی معرفت کا واقف تو وہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں وہ کتابیں جو اس وقت زیر تعلیم تھیں۔ جلدی جلدی ختم کر کے قادیان پیدل پہنچا۔ راستہ میں ایک رات بٹالہ پیرزادوں کی مسجد میں ٹھہرا اور کسی کے سوال پر میں نے کہا قادیان جاتا ہوں۔ اس نے کہا وہ تو جھوٹا ہے۔ اس نے اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر لڑکی پیدا ہوئی میں نے اس بات کو کوئی وقعت نہ دی۔ اور قادیان پہنچا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آمد کی خبر دی حضور سنتے ہی باہر تشریف لے آئے اور ملاقات کے بعد کھانا میرے ساتھ بیٹھ کر کھایا۔ میں نے عرض کیا کہ لکھو کے سے مجھے پتہ لگا تھا کہ آپ مجدد ہیں مگر راستے میں کسی نے کہا کہ آپ نے لڑکا ہونے کا اشتہار دیا تھا مگر لڑکی پیدا ہوئی۔ حضور نے فرمایا نہیں لڑکا ہوا ہے۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ چنانچہ حضور اپنے دونوں ہاتھوں پر لڑکا اٹھا لائے۔ اوپر سرخ سفید چھینٹوں کا رومال تھا۔ فرمایا خود دیکھ لو۔ میں نے رومال اٹھا کر دیکھا۔ تو وہ لڑکا تھا۔ میں تین چار دن رہا۔ اور مسجد مبارک میں نماز پڑھتا رہا۔ کھانا ہر روز حضور خود لاتے۔ اور مجھے کھانے میں شریک فرماتے۔ ان دنوں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب بھی نہیں آئے تھے۔

مجھے حضور کی صورت وسیرت اور طریق عمل نے مجبور کیا کہ میں بیعت کی درخواست کروں۔ مگر میری درخواست پر حضور نے فرمایا مجھے ابھی حکم نہیں۔ اس وقت صرف گول کمرہ اور چھوٹی مسجد تھی میں ملاقات کر کے واپس اپنے وطن چلا گیا اور اپنے استاد اور استاد زادے مولوی نجم الدین صاحب کو یہ کیفیت سنائی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد حضور نے دعویٰ کیا اور بیعت لینے لگے مگر چونکہ میں حیات مسیح کا قائل تھا اس لئے مجھے تامل ہوا تاہم آپکی صورت وسیرت میرے دماغ میں جگہ پکڑ چکی تھی۔ اسی اثناء میں ایک کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملی۔ جس میں استخارہ کرنے کی تفہیم تھی۔ اس پر میں نے معہ اپنے برادر خورد حافظ غلام محمد صاحب سکنہ دھیر کے ضلع گجرات (جو اب تک زندہ ہیں) اور اپنے استاد زادے مولوی نجم الدین صاحب مرحوم کے استخارہ کرنا شروع کر دیا۔ رمضان شریف کے دن تھے۔ اور شب و روز قرآن مجید سننے سنانے کا شغل تھا۔ ان دنوں حافظ روشن علی صاحب مرحوم رمضان میں قرآن سناتے تھے۔ انہوں نے جو خوابیں دیکھیں وہ تو مجھے مفصل یاد نہیں۔ مگر اتنا یاد ہے کہ ان کی خوابوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ وزیر آباد کی مسجد جو بڑے والی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور چند صحابہ موجود ہیں۔ میں زیارت کے لئے گیا۔ جب میں سامنے ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ غلام رسول! آ دیکھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس کی بیعت کر۔ میں نے یہ سنتے ہی لاحول ولا قوۃ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ اس خیال سے بارہا پڑھنا شروع کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے الشیطان لا یتمثل بی۔ میں نے بارہا پڑھا مگر مجلس اسی طرح قائم رہی۔ یہاں تک کہ کسی نے مجھے آواز دی اٹھو سحری کا وقت ہے۔ کھانا کھا لو۔ پھر دوسرے دن میں پھر حاضر ہوا۔ تو دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مصلے پر تشریف فرما ہیں۔ جس پر میں کھڑا ہو کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میں تو آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر میرے دوست نہیں چاہتے۔ اس وقت حضور نے فرمایا۔ ما کان للمشرکین ان ینزل علیکم خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ میں نے سمجھ لیا کہ میرے دوست مجھے شرک کی طرف لے جارہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے ساتھ خاص کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد حیات ووفات مسیح کے مباحثات بھی سنے اور سورج چاند کو فرمودہ تاریخوں میں گرہن لگتا بھی دیکھا۔ یہاں تک کہ جلسہ مذاہب لاہور میں ہوا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تیرا مضمون سب سے بالا رہے گا۔ میں ان دنوں بعارضہ وجع المفاصل بیمار تھا۔ یہ خبر سن کر افتاں وخیزاں لاہور پہنچا سبحان اللہ۔ آخر تسلیم کر لیا گیا کہ واقعی آپ کا مضمون سب سے بالا رہا ہے۔ اس جلسے کے بعد اسی سال یا دوسرے سال میں معہ مذکورہ بالا دو ساتھیوں کے قادیان میں پہنچا۔ مولوی نجم الدین صاحب وساکن شادیوال ضلع گجرات کچھ نوٹ کر کے بھی ساتھ لائے تھے۔ انہوں نے سوال کرنے کے لئے مجھے فرمایا میں نے عرض کیا حضور! یہ میرے استاد ہیں۔ یہ کچھ سوال کرنا چاہتے ہیں حضور جواب عنایت کریں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ یہ آپ کے پاس استاد ہیں۔ آپ ان کی طرف سے سوال کریں اور (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے) یہ میرے مرشد ہیں۔ میں ان کی طرف سے جواب دونگا۔ ابھی کوئی دس منٹ ہی ہوئے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی صاحب کی ران پر ہاتھ رکھ کر ان کو خاموش کرا دیا۔ اور خود بیٹھے بیٹھے تقریر شروع فرما دی۔ جتنے نوٹ لکھے ہوئے مولوی صاحب کے پاس موجود تھے بغیر سنے تقریر میں سب کے مفصل جواب دے دئے۔ مولوی صاحب اور سامعین تمام حیران رہ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دن ہم تینوں نے بیعت کر لی۔

بیعت کے بعد جو مقدمات مخالفین نے میرے خلاف کئے۔ ان کا ذکر بوجہ طوالت نہیں کرتا البتہ اتنا کہہ دیتا ہوں۔ کہ جب میرے مکان وغیرہ مخالفین نے چھین لئے۔ اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آ کر سنا دیا۔ تو حضور نے فرمایا حافظ صاحب! لوگ اپنے بیٹوں کی شادی اور ختنوں پر مکانات بیچ دیتے ہیں۔ اگر خدا کے لئے آپ کا مکان جاتا ہے تو جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بہتر دے گا۔ اس پر مجھے زلیخا کا یہ شعر یاد آیا۔ جو اس نے حضرت یوسف کو

خرید کر کہا تھا ع

جما دے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

سو خدا کے فضل سے اس سے بہتر مکان میرا قادیان میں اب موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہم کو چھوڑ کر جب رفیق اعلےٰ سے جا ملے تو اس وقت میں بھی قادیان پہنچا اتفاق رائے سے حضرت خلیفہ اول کی سب نے بیعت کی پھر یہ سلسلہ چھ سال تک چلتا رہا۔ حتیٰ کہ مولوی صاحب بیمار ہو گئے۔ دوران بیماری میں مجھکو اور مولوی سید سرور شاہ صاحب کو گوجرانوالہ ایک مباحثہ پر جانے کا حکم ہوا مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے تو کہنے لگے۔ حافظ صاحب آپ سفر پر جاتے ہیں اور مولوی صاحب قریب المرگ ہیں۔ دیکھنا کہیں خلیفہ بنانے میں جلدی نہ کرنا۔ یہ سنتے ہی میرے دل میں بجلی کی طرح یہ خیال دوڑ گیا کہ مولوی صاحب کی وفات پر بڑا فتنہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ اسی وقت میں نے حضرت مرزا محمود احمد صاحب کی خدمت میں یہ بات عرض کر دی کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب چشم پر آب ہو گئے۔ اور فرمایا حافظ صاحب! اگر مولوی محمد علی صاحب کو اللہ تعالےٰ خلیفہ بنا دے تو میں اپنے تمام متعلقین کے ساتھ ان کی بیعت کروں گا۔ اس کے بعد میں تو مباحثے پر ضلع گوجرانوالہ چلا گیا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔

اس پر جو کچھ ہوا وہ سب نے دیکھا۔ لاہور کے چند آدمی خلافت کے خلاف لوگوں کو اکسانے کیلئے نکلے اور وزیرآباد بھی پہنچے۔ میں نے رات کو بڑے تضرع سے دعا کی۔ کہ اے اللہ مجھے اس فتنے سے بچا۔ تو چنانچہ رات کے ایک بجے سے لیکر صبح کی اذان تک بے ساختہ میری زبان پر یہ الفاظ قرآنی جاری رہے۔ فمن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفسقون میں صبح کو مسجد میں گیا سب اکابر لاہوری مسجد میں موجود تھے۔ میں نے نماز سے فارغ ہوتے ہی معاً عرض کر دیا۔ کہ میرے دوستو رات یہ دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس خلافت سے انکار کروں گا۔ تو میں فاسق ہو جاؤں گا۔ اس کے متعلق میرے ساتھ کوئی بات نہ کرنا۔ چنانچہ سب چیں بجبیں ہو کر چلے گئے۔ اور مجھے خدا نے سلامت رکھا۔ انہی دنوں ایک شخص نے جو بعد میں پیغامی ہو گیا خواب میں دیکھا کہ یہ مسجد گر گئی ہے اور صرف محراب بچا ہے۔ اسکی یہ تعبیر سمجھی گئی کہ میں جو اس مسجد کا امام تھا گرنے سے محفوظ رہا باقی سب پیغامی ہو گئے۔

اب اس خلافت کو کوئی بدباطن ہی چھوڑ سکتا ہے۔ اور اسکی مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں فرما دی ہے

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کشی ثابت کہ ہستی فاجرے

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول وزیرآبادی

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے قائم کردہ تبلیغی مشن کی خوش کن مساعی

مجاہدِ احمدیت کی ماہوار رپورٹ بابت ماہ جون ۱۹۳۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں اکتیس معززین سے ملاقاتیں کی گئیں۔ ان میں سے بعض معززین سے دو دو تین تین مرتبہ بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے چار انگریزوں سے ملکر انہیں سلسلہ کے حالات سے واقف کیا گیا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بھی بغرض مطالعہ دیا گیا۔ ایک اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ٹبورا Mr. F. J. Hill ہیں۔ انہوں نے ان دو مقدمات میں سے جو پولیس کی طرف سے دائر کئے گئے تھے۔ ایک کی سماعت بھی کی تھی۔ چونکہ دوران مقدمہ میں یہ سلسلہ سے معمولی واقف ہو چکے تھے۔ میں نے چاہا۔ کہ مزید واقفیت کیلئے انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا جائے۔ چنانچہ میں انہیں ان کے دفتر میں ملا۔ اور ان سے کہا کہ اس خواہش کے ساتھ میں یہ لٹریچر آپ کے لئے لایا ہوں تا آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے اچھی طرح واقفیت ہو جائے۔ اور اگرچہ آپ نے مجھے اپنے فیصلہ میں fanatic قرار دیا ہے۔ مگر چونکہ میری یہ خواہش تھی۔ کہ آپ تک سلسلہ کا پیغام پہنچایا جائے۔ اس لئے گو آپ fanatic کہیں یا کچھ میں نے اپنا ارادہ آپ پر ظاہر کر دیا ہے۔

کہنے لگے کہ مجھے واقعہ میں احمدیت کے متعلق مزید حالات معلوم کرنے کا شوق ہے۔ اور میں اس لٹریچر کا ضرور مطالعہ کروں گا۔ اور میں نے اپنے فیصلہ میں آپ کے متعلق fanatic کا لفظ abusing language میں نہیں لکھا۔ انہیں میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی تحفہ کے طور پر دی جس کا صاحب موصوف نے شکریہ ادا کیا اسی طرح آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کا لیکچر "پیغام احمدیت" اور حضرت مسیح موعود کے خاندانی حالات اور حکومت برطانیہ اور سن رائز کے چند ایک پرچے جن میں بعض غیر ممالک کے احمدیہ مشنز کے حالات تھے مطالعہ کیلئے دئے۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے علاوہ باقی کتب کے متعلق چونکہ انہیں کہا گیا تھا۔ کہ پڑھکر مجھے واپس بھیجدیں اس لئے چند دنوں کے بعد صاحب موصوف نے ایک چٹھی میں شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ میں نے ان کتب کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اور میں ممنون ہوں کہ میرے لئے یہ موقعہ پیدا کر دیا۔ کہ احمدیت کے متعلق حالات معلوم کر سکوں۔

دوسرے انگریز کیپٹن لٹل Capt. Little ہیں جو ویسٹرن پراونس کے سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں۔ اور شریف انگریزوں میں سے ایک ہیں۔ اس عرصہ میں ان سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ میں اپنے ساتھ سلسلہ کا لٹریچر لے گیا ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کے حالات اور موجودہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حالات دریافت کرتا رہا۔ سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کا اس نے وعدہ کیا اور کہا میں ان رسالہ جات کا ضرور مطالعہ کروں گا۔

ڈوڈومہ میں ماہ جون کے ابتدائی چند دن کے قیام میں مجھے ایک پروٹسٹنٹ مشن دیکھنے کا موقع ملا۔ اس مشن میں لڑکوں کے لئے ٹریننگ سکول بھی ہے جہاں ٹیچر تیار کئے جاتے ہیں۔ اور پرائمری و سکنڈری سکول بھی ہیں۔ اور ترکھانے کام کا کارخانہ بھی لڑکوں کیلئے ہے۔ انچارج مشن اس وقت موجود نہ تھے مسٹر مارگن جو نوجوان انگریز ہیں۔ اور سکول میں انسپکٹر ہیں مجھے ملے۔ اور مشن کمپونڈ بورڈنگ ہاؤس اور سکول وغیرہ دکھایا۔ بعد ازاں افریقن تعلیم کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور انہیں احمدیت کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود کے ظہور کی علامات وغیرہ بتائی گئیں اور احمدیہ جماعت کی خصوصیات اور خدمت اسلام کیلئے جذبہ و جوش اور ممالک غیر میں تبلیغ اسلام کے لئے جدوجہد سے اُسے آگاہ کرتے ہوئے حضرت مسیح ناصری کے کشمیر میں دفن ہونے وغیرہ کا بھی ذکر کیا۔ اور سواحیلی رسالہ اپریل مئی نمبر جس میں قبر مسیح کے متعلق مفصل مضمون شائع ہوا ہے۔ اسے تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ اور ایک انگریزی پمفلٹ "Ye were told but I tell you" جس میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ کیا گیا ہے اسے دیا گیا

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات
منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل ادیب ادیب عالم ادیب فاضل ۱۹۳۸ء کے قواعد اور مکمل فہرست کتب نصاب مفت طلب کریں۔
سٹوڈنٹس اون بکڈپو موہن لال روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈوڈومہ کے عرصہ قیام میں ہندوستانی مسلمانوں سے ملنے کا اتفاق ہوا - اور مسائل احمدیت پر اچھی خاصی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا - ڈوڈومہ میں بعض پنجابی مسلمانوں سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا - اور ان میں سے بعض نے وعدہ کیا - کہ چونکہ دلائل کا سلسلہ لامتناہی ہے اور سلسلہ کے لٹریچر کے اگرچہ وہ مداح ہیں اور مطالعہ بھی کرتے ہیں - تاہم مطمئن نہیں اس لئے وہ استخارہ کریں گے - اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے -

ان ملاقاتوں کے علاوہ ایک اٹالین رومن کیتھولک مشنری اور بعض پروٹسٹنٹوں سے بھی دلچسپ گفتگو ہوئی - اور عیسائیت کے مسائل خصوصاً الوہیت مسیح وغیرہ زیر بحث رہے - باقی ملاقاتیں غیر احمدی افریقن سے کی گئیں - اور انہیں سلسلہ کا پیغام پہنچایا گیا -

لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی طور پر اگرچہ کوئی جدید پمفلٹ یا رسالہ طبع نہیں کرایا گیا - تاہم مرکز سے ایک تبلیغی اشتہار "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" موصول ہوا علاوہ ازیں سابقہ مطبوعہ لٹریچر جو گذشتہ ماہ طبع ہوا تھا - مقامی طور پر تبورا میں تقسیم کرنے کے علاوہ ٹریتوں میں بھی بانٹے گئے - ٹانگانیکا - کینیا کالونی اور یوگنڈا کے بعض غیر احمدی معززین کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا - بعض عیسائیوں کو انگریزی اور سواحیلی کے پمفلٹ بھجوائے گئے - "تیر مسیح" والے مضمون نے عیسائی حلقہ میں کھلبلی مچا رکھی ہے اور اس کے جواب شائع ہونے سے پہلے مجھے بعض سواحیلی رسالہ جات کے ایڈیٹروں کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں کہ وہ اس کا جواب شائع کریں گے - علاوہ ازیں ساؤتھ افریقہ کے بعض مسلمانوں کے خاکسار نے ایڈریس حاصل کر کے انہیں انگریزی عربی لٹریچر بھیجا ہے - بذریعہ ڈاک جن لوگوں کو لٹریچر بھیجا گیا - ان کی تعداد ۳۳ ہے - اس کے علاوہ مسن رائز مسلم ٹائمز - تحفہ شہزادہ ویلز - اسلام اور غلامی - پیغام احمدیت لیکچر انگریزی احمدیہ جماعت اور حکومت برطانیہ اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ کتب بھی غیر احمدی افریقن اور یورپین معززین میں اس عرصہ میں بغرض مطالعہ تقسیم کی گئیں -

خطبات و تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات پڑھے گئے (۱) بعثت انبیاء کا مقصد (۲) دین کو دنیا پر مقدم رکھنا احمدیت کا امتیاز ہے (۳) مومن کے لئے عزت و شرف کا طلب کرنا اور اس کے حصول کی کوشش کرنا منع نہیں - (۴) گناہوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ایک گناہ استقلال کے ساتھ آدمی چھوڑ دے -

چونکہ خطبات جمعہ میں اکثر تعداد خدا کے فضل سے افریقن کی ہوتی ہے - اس لئے اکثر خطبات عربی زبان میں پڑھے جاتے ہیں اور سواحیلی میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا جاتا ہے - بعض اوقات ہندوستان کے احمدیوں کے لئے اردو میں خطبات پڑھتا ہوں - عموماً ہر جمعہ کی نماز کے بعد شیخ صالح افریقن احمدی افریقن میں سواحیلی زبان میں تقریر کرتے ہیں اور انہیں احمدیت کے مسائل سے واقف کرتے ہیں

اس عرصہ میں تین تقریریں کرنے کا موقع ملا - پہلی تقریر اس موقعہ پر کی جب کہ برادرم محمد لیسین صاحب نے اپنی لڑکی کی پیدائش پر جماعت اور دیگر احباب کو دعوت چائے دی - احمدی اور غیر احمدی خواتین ان کے مکان پر جمع ہوئیں - اس موقعہ پر خاکسار نے عورت کے فرائض اور اس کے مقام پر تقریر کی - اور جو شرف اسلام نے عورت کو بخشا ہے اس کے متعلق اختصار کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم پیش کی - دوسری تقریر افریقن میں رسوم قبیحہ سے مجتنب رہنے کے متعلق کی گئی - افریقن میں عجیب و غریب رسوم پائی جاتی ہیں - ان سے انہیں بچانا اچھا خاصہ مجاہدہ ہے اور خدا کے فضل کے بغیر ان کی اصلاح بہت مشکل امر ہے - زنا - شراب اور قمار بازی تو ان کے ہاں معمولی بات اور فیشن میں داخل ہے - تیسری تقریر خاکسار نے افریقن قیدیوں میں کی اور جھوٹ کو گناہوں کا منبع قرار دیتے ہوئے اسے چھوڑنے کی تلقین کی -

خط و کتابت

(الف) عرصہ زیر رپورٹ میں خطوط وغیرہ کی تعداد ساٹھ ہے - یہ خطوط مرکز اور مشرقی افریقہ وغیرہ میں بھجوائے گئے - عرصہ زیر رپورٹ سے خاکسار نے یہ طریق جاری کیا ہے - کہ جو خطوط مشرقی افریقہ کے احمدیوں کو لکھے جاتے ہیں - ان خطوط کے ابتدا یا آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات احباب کی روحانی ترقی و تربیت کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں -

(ب) احباب جماعت ہائے مشرقی افریقہ کو اس عرصہ میں جو خطوط لکھے گئے - ان میں نظارت تعلیم و تربیت کے مقرر کردہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود ہیں - جو ۷ رنومبر کو ہونے والا ہے شمولیت کے لئے تحریک کی گئی - بعض کو تیاری کے متعلق ہدایت کی گئی - بعض نادہندگان چندہ کو باقاعدہ ادائیگی چندہ کے لئے تحریک کی گئی -

(ج) اس ماہ سے غیر احمدیوں سے بھی تبلیغی خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا ہے - چنانچہ اس عرصہ میں پانچ تبلیغی خط مختلف اشخاص کو مختلف مقامات میں لکھے گئے - ان میں سے ایک دوست نے جواب بھی دیا - اور ایک مفصل خط تحقیق حق کی خاطر انہوں نے لکھا - اور اپنے خیالات و سوالات کا اظہار کیا - اس کے جواب میں بیس صفحہ کا ایک خط تحریر کیا گیا - الغرض احمدیت و اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ہر طبقہ میں کوشش کی جاتی ہے - بہتر نتائج خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں - (باقی)

خاکسار - شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

قوت مردمی کی برقی مشین

وٹیلک

جس سے

ساٹھ سالہ بوڑھے بھی

فولادی

طاقت حاصل کر سکتے ہیں

شہر و دیہات

ہر جگہ

استعمال ہو سکتی ہے

نمائش مفصل حالات

مفت

طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے

محصولڈاک ۱۲ آنے

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل ۹ سی

میکلوڈ روڈ بالمقابل

کشمیر بلڈنگ لاہور

204
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

عبدالرب پسر عبداللہ خان صاحب کلرک نظارت بیت المال اور محمد صادق صاحب شبنم دونوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے اپنا عہد بیعت فسخ کر دیا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب ان دونوں کیساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ ان کیساتھ ملنا جلنا اور بات کرنا اسی طرح منع ہے جس طرح مصری عبدالرحمٰن صاحب وغیرہ مخرجین کیساتھ ۔ ناظر امور عامہ قادیان

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی ۱۳۲ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہندمجریہ ۱۹۱۳ء اور دسی ہریانہ ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ حصار درخواست منجانب سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ان کونسل بوساطت کمشنر آف انکم ٹیکس صوبجات پنجاب دہلی وصوبہ سرحد کمپنی کے کاروبار کی جبری موقوفی کے لئے

تمام متعلقین کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ کمشنر آف انکم ٹیکس صوبجات پنجاب سرحد و دہلی نے ایک درخواست ۱۰ جون ۱۹۳۷ء کو مذکورہ بالا کمپنی کے موقوفی کاروبار کے لئے عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ اور ازانجا ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکورہ کی سماعت عدالت ہذا میں ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ہوگی۔ لہذا جو کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم موقوفی کاروبار برائے کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا اٹارنی پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکورہ کی نقل لینا چاہے۔ تو نقل عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

(دستخط) کے۔ سی۔ ویب ڈپٹی رجسٹرار

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے قیمت تین روپیہ ہے

اکسیر ذیابطیس وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں۔ سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابطیس کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابطیس سے ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپیہ

نوٹ: فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

جادو کی گھڑی

تمام عمر کی گارنٹی مرمت کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی وقت کی بالکل سچی ہے

اس گھڑی کا کیس بے حد چمکدار ہے۔ اور کبھی رنگ نہیں بدلتا۔ جو خاص دھات کا بنا ہوا ہے بشیپ نہایت خوبصورت اور اپٹوڈیٹ ہے۔ سیکنڈ کی سوئی بھی لگی ہوئی ہے۔ لیور ہے مشین کے پرزے اس قسم کے لگائے گئے ہیں۔ کہ باوجود گر جانے کے بھی کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ اور برابر چلتی رہتی ہے شیشہ اتنا مضبوط ہے۔ کہ ایک دو مرتبہ ضرب پہنچنے سے بال برابر نقصان نہیں آتا۔ اس گھڑی کے کاریگر نے پرزے کچھ اس قسم کے سائیٹیفک دھات کے بنائے ہیں۔ کہ نہ تو کبھی صاف کرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور نہ کبھی بند ہونے کا نام لیتی ہے۔ اس لئے کمپنی کی طرف سے تمام عمر کی گارنٹی ڈائل پر درج ہے۔ ٹائم کی اتنی سچی کہ دو سو روپیہ کی گھڑی بھی کیا مقابلہ کرے گی۔ بیسٹ جرمنی لیور ہے۔ چال کی سچی ہے مشین کی خوبصورت ہے۔ ڈائل چمکدار چینی کا ہے۔

جن حضرات کو مذکورہ بالا صفات کی گھڑی کی ضرورت ہو۔ وہ بالکل بھروسہ کے ساتھ آج ہی آرڈر دے دیں۔ کیونکہ بطور سیمپل صرف تین سو گھڑیاں اور آئی ہیں۔ جو ہاتھوں ہاتھ نکل جانے کے بعد نہ مل سکیں گی۔ اس لئے ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ دیر سے آرڈر آنے پر ہم کسی قیمت پر بھی یہ گھڑیاں سپلائی نہ کر سکیں گے۔ قیمت بھی باوجود بے انتہا خوبیوں کے صرف چھ روپیہ تین آنہ ہے۔ محصول ڈاک ایک گھڑی پر سات آنے لگتا ہے۔ گھڑی کے ساتھ اسٹریپ (تسمہ) اور بکس بھی مفت دیا جاتا ہے۔ دوکانداروں کو جو چھ گھڑیاں یکمشت منگائیں۔ ان کو پچیس فی صدی کمیشن ملے گا۔ اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔

امپورٹ ایجنٹ بی، کے برادرس اینڈ کمپنی فولاد خان اسٹریٹ ۲۳ دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کٹک ۳ راگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت اڑیسہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کرے گی جس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی تنسیخ کی سفارش کی جائے گی۔ نیز کانگرس کے اجلاس فیض پور کی قرارداد کے مفہوم کے مطابق بالغوں کو حق رائے دہی اور مخلوط انتخاب کی بناء پر نمائندہ اسمبلی طلب کرنے کا مطالبہ کرے گی

لکھنؤ ۳ راگست ۔ یوپی اسمبلی نے ڈپٹی سپیکر کے لئے سالانہ ۳ ہزار تنخواہ مقرر کرنے کا فیصلہ کرکے بل کونسل میں بھیج دیا تھا۔ کونسل نے بل پر غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ ڈپٹی سپیکر کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ سالانہ ہونی چاہئے۔

لنڈن ۳ راگست ۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ آسٹریا میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر کو آسٹریا کا بادشاہ بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے آسٹریا میں ایک ونڈسر پارٹی بھی قائم ہو گئی ہے۔

شملہ ۴ راگست ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بمبئی نے مرکزی اسمبلی میں سرکاری نمائندہ کے بھیجنے کی سفارش کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت مدراس نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ بہار اور اڑیسہ کے جوابات کا انتظار ہے۔

رنگون ۳ راگست ۔ برما کے بہت سے اضلاع میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک ۵۰ اشخاص ڈوب چکے ہیں اور تین چار ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں نقصان کا اندازہ ۴۲ لاکھ روپیہ کے قریب بتایا جاتا ہے۔ ریلوے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔

کراچی ۳ راگست ۔ آج سندھ اسمبلی کے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جب کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم نے ۳۷-۱۹۳۸ء کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے بجٹ میں ۳ کروڑ ۷ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ آمدنی اور ۳ کروڑ ۷ لاکھ ایک ہزار روپیہ اخراجات ہیں۔ گویا ۴۹ ہزار کی بچت ہوتی ہے

پشاور ۴ راگست مقامی اخبار "اپر بھات" اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ سر عبد القیوم وزیر اعظم صوبہ سرحد نے گورنر کو استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ گورنر نے انہیں اگست کے وسط تک مزید موقع دیا ہے تاکہ اگر ممکن ہو تو موجودہ وزارت اسمبلی میں اکثریت حاصل کرے

جموں ۳ راگست ۔ جموں میں ہندوؤں کی فتنہ انگیزی جاری ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ جس کی رو سے خالص مذہبی جلوسوں کے سوا باقی سب کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ شہر میں ابھی تک ہندوؤں اور سکھوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔

شنگھائی ۴ راگست ۔ ماہرین حرب کا خیال ہے کہ بہت جلد چین اور جاپان کے درمیان وسیع پیمانہ پر جنگ شروع ہو جائے گی۔ جاپان نے جنگ کے لئے ۱۰ کروڑ ین منظور کئے ہیں۔ عنقریب یہ رقم بڑھا کر ۴۰ کروڑ کر دی جائے گی جاپانی فوجیں شمالی چین میں جمع ہو رہی ہیں۔ اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہی جاپان میں تیار بیٹھے ہیں۔ حکومت سوویٹ روس نے حکومت جاپان سے پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ کیونکہ جاپانی سپاہیوں نے تین سٹین میں لڑائی کے وقت وہاں کے روسی قونصل خانہ کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

الہ آباد ۴ راگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نرائن پرشاد ایڈووکیٹ جنرل یوپی گورنمنٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے لیکن پنڈت گووند بلبھ پنت نے استعفیٰ منظور نہیں کیا۔ استعفیٰ کی وجہ یہ ہے۔ کہ کانگرس پارٹی کے بعض حلقوں میں مسٹر نرائن پرشاد کے ایڈووکیٹ بنائے جانے پر شدید نکتہ چینی کی گئی تھی۔

لاہور ۴ راگست ۔ کوٹ فتح خاں کے نالہ سے پانی بھرنے کے متعلق سکھوں اور مسلمانوں میں جو تنازعہ تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کے متعلق حکم دیا ہے۔ کہ سکھ وہاں کا پانی استعمال نہیں کر سکتے۔ معلوم ہوا ہے سکھوں نے اس فیصلہ کے خلاف جتھہ بازی کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

بیت المقدس ۳ راگست اطلاع مظہر ہے۔ اعراب فلسطین نے برطانیہ کی مجوزہ تقسیم کے خلاف زبردست مہم کا آغاز کیا ہے۔ اور وہ ہر طریق سے اس کے خلاف اظہار غم و غصہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ قومی ترانے بنائے گئے ہیں جن میں اس تجویز کی ممانعت کی گئی ہے۔

ٹوکیو ۳ راگست ۔ ایک جاپانی اطلاع ہے۔ کہ شنگھائی میں جاپانی مقبوضات کا بائیکاٹ شروع کر دیا گیا ہے

شملہ ۴ راگست ۔ مسٹر موہن لال سکسینہ ایم ایل اے نے حکومت ہند کو لکھا تھا۔ کہ انہیں پرائیویٹ ڈاکٹروں کے ہمراہ انڈیمان جانے کی اجازت دی جائے۔ لیکن حکومت نے انہیں وہاں جانے کی اجازت نہیں دی۔

ایبٹ آباد ۳ راگست ۔ صوبہ سرحد کے قبائلی علاقہ میں داخلہ کے متعلق ایک قانون شائع ہوا۔ جسے گورنر باجلاس کونسل نے اپنے خاص اختیارات سے نافذ کیا ہے۔ اس قانون کی رو سے کوئی شخص ہندوستان کے باہر سے خیبر ایجنسی۔ کرم ایجنسی۔ شمالی وزیرستان ایجنسی جنوبی وزیرستان ایجنسی اور چترال ایجنسی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ گورنمنٹ آف انڈیا سے اجازت حاصل نہ کرے

لنڈن ۳ راگست ۔ معلوم ہوا ہے۔ لنڈن۔ پیرس۔ وائنا۔ برسلز اور یورپ کے دیگر ملکوں کے دارالحکومت میں روسی جلاوطن روس میں دوبارہ شاہی حکومت کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔

میڈرڈ ۴ راگست ۔ گذشتہ شب کئی مہینوں کے بعد میڈرڈ پر شدید گولہ باری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۵۰ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ گولہ باری قریباً ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ جس میں فی منٹ ۲۰ گولے برسائے گئے

جنیوا ۴ راگست ۔ لیگ کے انتدابی کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ نہ تو تجویز فلسطین کے خلاف رپورٹ کی جائے اور نہ اس کے موافق۔ بلکہ اس کے فوائد اور نقصانات پیش کر دئے جائیں نیز اس کے ساتھ مندرجہ ذیل پانچ حل پیش کر دیئے جائیں (۱) موجودہ انتداب کو قائم رکھا جائے (۲) انتداب میں ترمیم کی جائے (۳) فلسطین کو سوئٹزرلینڈ کے فیڈرل کورٹ طریق کی طرح مختلف اضلاع میں تقسیم کر دیا جائے (۴) موجودہ تقسیم فلسطین کو رائج کیا جائے۔ (۵) کوئی اور صورت جو بحث و تمحیص کے نتیجہ میں پیدا ہو۔

روما ۴ راگست ۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے مسولینی کو جو دوستانہ مراسلہ ذاتی طور پر ارسال کیا تھا اس کا جواب مسولینی کی طرف سے موصول ہو گیا۔ اگرچہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ مسولینی کے جوابی مراسلہ میں کیا لکھا ہے۔ تاہم یقین کیا جاتا ہے کہ جواب میں وہی دوستانہ طرز اختیار کی گئی ہے۔ جو مسٹر چیمبرلین نے اپنے خط میں اختیار کی تھی۔ نیز برطانیہ اور اٹلی کے درمیان سابقہ دوستانہ تعلقات کی تجدید کی کوئی سبیل نکل آئی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان دارالامان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی